محنت و مشقت اور دیانتداری کے طفیل انھیں جب ایک عظیم صنعت کار بنا دیا گیا تب بھی ان میں انکساری و شرافت دیانتداری تواضع و اخلاق سخاوت ملنساری میں نہ صرف کوئی کمی ہی دیکھی بلکہ اس میں اور اضافہ ہی پایا کسی کو غریب سمجھ کر اس کو حقیر نہ سمجھنا حاجی عبدالرشید سیفی کی عادت فطری ہے ۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے معلوم کیا کہ مخلوق میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا جس کا دل متکبر، زبان سخت، یقین کمزور اور ہاتھ بخیل ہو، اور یہ حاجی عبدالرشید صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ ان کا دل و مزاج انکسارانہ زبان میں نرمی، یقین محکم اور ہاتھ سخاوت سے بھرپور دریا دل ہے ۔ مفسر قرآن حضرت مولانا احمد سعیدؒ دہلوی، مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ فرمایا کرتے تھے ۔ سالدار سخی مومن دین و ملت کے کام کرنے والوں کے پہیے ہیں جن پر سوار ہو کر دین و ملت کے فلاحی کاموں کو بحسن و خوبی انجام دیا جا سکتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخیر مومن ہر دور میں بہ افراط موجود ہوں تاکہ دین و ملت کے فلاح و بہبودگی کے کاموں کے لئے کسی چیز کی کوئی کمی نہ واقع ہو۔ آج جہاں مائیکل جیکسن کی اداؤں پر لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کرنے والے دیوانوں کی ایک بھیڑ ہے وہاں دین و ملت کے کاموں پر اپنی دولت نچھاور کرنے والے گو تعداد میں کم ہی سہی لیکن ہیں تو غنیمت، اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ انھیں ہر طرح صحت و سلامتی عطا ہو آمین ۔

مہنگائی کی مار نے غریب عوام کا کچومر نکال دیا ہے ۔ آٹا مہنگا دال مہنگی چاول مہنگا، کس کس چیز کی کمیابی کا رونا رویا جائے۔ ہر چیز کم ہے اور مہنگی ہے کمی صرف مہنگائی بڑھانے کے لئے ہے یعنی تاجروں کو مال دار بنانے کے لئے ورنہ تو ہر چیز کی افراط ہے جمع خوروں کے گودام ہر چیز سے بھرے پڑے ہیں مصنوعی قلت دکھا کر چیزیں مہنگی

کی جاتی ہیں۔ جس کا سیدھا اثر غریب عوام پر پڑتا ہے۔ انھیں اپنی ضروریاتِ زندگی کے حصول کے لئے کیا کیا تگ و دو کرنی پڑتی ہے یہ صرف غریب عوام ہی کو معلوم ہے کسی مالدار جمع خور و تاجر کو اس کا ہلکا سا بھی گیان نہیں ہے ۔ ہندوستان کا یہ تاجر طبقہ کب سنبھلے گا اور کب اسے ہوش آئے گا کہ جب یہ غریب عوام کی مشکلات محسوس کریگا اور اناج کی جمع خوری کر کے مہنگائی بڑھانے سے باز آئے گا۔

سب سے قابل نفرت فعل یہ ہے کہ اناج کی جمع خوری کر کے اناج مہنگا کیا جائے اور غریب عوام کو اس کے حصول کے لئے نااہل بنا کر انھیں بھوکوں و فاقہ کشی کرنے پر مجبور کیا جائے ۔

جنوری و فروری ۱۹۹۷ء کا یہ مشترکہ شمارہ

کلکتہ ایک تقریب میں شرکت کی غرض سے جانا ہوا جس کی وجہ سے دفتر میں تعطیل رہی۔ اور تعطیل کی وجہ سے رسالہ "برہان" پچھڑ گیا۔ مجبوراً زیر نظر شمارہ "برہان" ماہ جنوری فروری ۱۹۹۷ء کا مشترکہ شائع کیا جا رہا ہے۔

قارئین ہماری مجبوری کا خیال فرماتے ہوئے اس کوتاہی کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمارے لئے دعاگو رہیں گے۔

(ادارہ)